فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ (نساء) "اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے اولی الامر کی، پھر اگر کسی معاملہ میں آپس میں نزاع ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو۔" اس آیت میں لفظ "اللہ اور رسول" سے پہلے اطیعوا بار بار لایا گیا ہے، لیکن اولی الامر سے قبل لفظ اطیعوا کا اعادہ نہیں کیا گیا ہے، وجہ یہ ہے کہ اولی الامر کی اطاعت عارضی اور غیر مستقل ہے، لیکن اللہ اور رسول کی اطاعت قیامت تک کے لیے لازمی اور دائمی ہے۔

واجب الاتباع، دینی حجت، اور آخری سند ہونے کی حیثیت سے دونوں اپنی اپنی جگہ پر مستقل اور جداگانہ ہیں۔ ان میں سے کسی ایک سے بھی بے اعتنائی نہیں برتی جا سکتی۔

جس طرح اللہ کی اطاعت سے اللہ تعالیٰ کا کلام، قرآن کی اطاعت مراد ہے اسی طرح رسول کی اطاعت سے مراد رسول کے اقوال و افعال و سنت کی اطاعت ہے۔ اگر اطیعوا الرسول سے مراد بھی قرآن ہی کی اطاعت ہے، تو پھر لفظ "اطیعوا اللہ" اس مفہوم کو ادا کر ہی رہا ہے، اطیعوا الرسول کہنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔

(۶) حدیث کو بطور دینی حجت ماننے سے انکار کرنے والا منکرِ حدیث کہلاتا ہے۔

باقی رہا جو شخص دیانتدارانہ طور پر اپنے فہم و بصیرت سے روایات کے وسیع ذخیرے میں سے کسی ایک یا چند روایات کو اس بنا پر قبول نہیں کرتا کہ وہ اصولِ روایت یا اصولِ درایت کے خلاف ہیں تو اُسے منکرِ حدیث نہیں کہا جا سکتا۔ اس بارے میں حافظ ابن القیمؒ کی تحقیق اپنی جگہ پر نہایت معتدل اور منصفانہ ہے:۔

"ان من رد الخبر الصحیح اعتقاد الغلط الناقل او کذبه او لاعتقاد المراد ان المعصوم لا یقول هذا، او لا عتقاد نسخه او نحوه فردّه اجتهاداً او حرصا علی نصرة الحق فانه لا یکفّر بذالك ولا یُفسّق، فقد رد غیر واحد من الصحابة بعض الاخبار الصحیحة، کما رد عمر حدیث فاطمة بنت قیس فی اسقاط نفقة المطلقة ثلاثا وکما ردت عائشه حدیث ابن عمر فی تعذیب المیت

ببکاء اھلہ علیہ وغیر ذالك" (صواعق مرسلہ ج ۲ ص ۳۷۰) -

یعنی "اگر کسی روایت کو کوئی شخص اس اعتقاد کی بنا پر رد کر دے کہ راوی کی غلطی یا کذب بیانی کے قرائن موجود ہیں یا اس اعتقاد کی بنا پر کہ معصوم ہستی ایسا حکم نہیں دے سکتی، یا وہ اُسے منسوخ قرار دیتا ہے یا اس قسم کی اور کوئی وجہ ہو سکتی ہے تو وہ اپنے اجتہاد اور نصرت حق سے والہانہ شیفتگی کی بنا پر اس روایت کو ناقابلِ قبول ٹھہراتا ہے، اس کی تکفیر یا تفسیق نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ ایک سے زیادہ صحابہ نے بعض صحیح روایات کو قبول نہیں کیا ہے۔ مطلقہ ثلاثہ کے نفقہ کے بارے میں فاطمہ بنت قیس کی روایت کو حضرت عمرؓ نے قبول نہیں کیا۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے، حضرت عائشہ کے نزدیک ناقابلِ قبول ہے۔"

یہاں یہ بات واضح رہے کہ کسی صحیح السند خبر واحد کو قرآن یا درایت کے خلاف ہونے کی بنا پر رد کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے، یہ نہایت ہی اہم اور ذمہ داری کا کام ہے، اس کا حق انہی لوگوں کو دیا جا سکتا ہے جنہوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ دیانت و تقویٰ کے ساتھ قرآن اور سنت کے مستند ذخائر کے گہرے مطالعہ میں گذار دیا ہو۔

عبدالغفار حسن